ذکی الرحمٰن غازی ندوی★

ماہِ رمضان: توجہ طلب امور

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْن (البقرہ: ۱۸۳)

'اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر روزے فرض کر دیے گئے، جس طرح تم سے پہلے انبیاء کے پیروؤں پر فرض کیے گئے تھے۔ اس سے توقع ہے کہ تم میں تقوے کی صفت پیدا ہوگی۔'

یہاں تین چیزیں قابل غور ہیں:

۱- آیت میں ایمان والوں کو مخاطب کیا گیا ہے جو اعزاز و تکریم کی بات ہے، لیکن ساتھ ساتھ اس طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ ایمان کی صفت سے متصف ہونے کا لازمی تقاضا ہے کہ دیے گئے حکم کو خوش دلی سے قبول کیا جائے اور حتی الامکان اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کی جائے۔

۲- 'روزہ سابقہ تمام امتوں پر بھی فرض تھا' بتانے سے اہلِ ایمان کو ترغیب دینا مقصود ہے۔ مشہور مفسر حضرت عبدالرحمٰن سعدیؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

> اس جملے سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو بتانا چاہتا ہے کہ روزہ ان دینی اوامر میں سے ہے، جو ابتدائے آفرینش سے ہی خلق خدا کی اصلاح و تربیت کے لیے ناگزیر رہے ہیں۔ نیز اس کے ذریعے امت مسلمہ میں دیگر امتوں کے بالمقابل نیک کاموں میں جذبۂ مسابقت کو ابھارا گیا ہے اور مزید اس بات کا اشارہ ہے کہ فریضۂ صیام کی مشقت مخصوص تم پر ہی نہیں ڈالی گئی ہے۔ (تیسیر الکریم الرحمٰن فی تفسیر کلام المنان، ص: ۲۴۰)

۳- روزے کا مقصد تقوے کا حصول ہے۔ مختصر الفاظ میں اللہ کے اوامر و نواہی کا لحاظ

★ اسلامی یونیورسٹی، مدینہ منورہ

کرتے ہوئے مطلق خیر کا حصول تقویٰ کی روح ہے۔

خصوصیات و امتیازات

۱- روزے دار کے منہ کی بو اللہ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔
۲- فرشتے تاوقتِ افطار روزے داروں کے لیے محوِ استغفار رہتے ہیں۔
۳- اللہ تعالیٰ روزانہ جنت کی آرایش کرتے ہیں اور فرماتے ہیں: عن قریب میرے نیک بندے اپنی مشقت و تکالیف چھوڑ کر تیرے پاس آنے والے ہیں۔
۴- شیطانوں کو بیڑیاں ڈال دی جاتی ہیں وہ عام دنوں کی طرح اثر انداز نہیں ہو پاتے۔
۵- اللہ تعالیٰ ماہ کی آخری شب تمام روزے داروں کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔

مذکور بالا پانچوں خصوصیات کا تذکرہ ایک حدیث میں آیا ہے۔ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا:

أعطيت أمتى خمس خصال لم تعطها أمة من قبلهم: خلوف فم الصائم أطيب عندالله من ريح المسک، و تستغفر لهم الملائكة حتىٰ يفطروا، ويزين الله عز جل كل يوم جنته ثم يقول: يوشک عبادى الصالحون أيلقوا عنهم المؤنة والأذى ويصيروا اليک، وتصفدفيه مردة الشياطين فلاح يخلصوا الىٰ ماكانو يخلصون اليه فى غيره، ويغفرلهم فى آخر ليلة، قيل: يا رسول الله ﷺ أهى ليلة القدر؟ قال لا، ولكن العامل انما يوفىٰ أجره اذا قضىٰ عمله (مسند امام احمدؒ، ج: ۲، ص: ۲۹۲)

'ماہِ رمضان میں میری امت کو پانچ انعامات سے نوازا گیا ہے اور یہ شرف کسی دوسری امت کو نصیب نہیں ہوا۔ روزے دار کے منہ کی بو (خلف) اللہ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے، فرشتے افطار کے وقت تک روزے داروں کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ روزانہ جنت کی آرایش کرتے ہوئے فرماتے ہیں: عن قریب میرے نیک بندے اپنی مشقت و تکالیف چھوڑ کر تیرے پاس آنے والے ہیں، سرکش شیطانوں کو بیڑیاں ڈال دی جاتی ہیں وہ باقی ایام کی طرح اثر انداز نہیں ہو پاتے اور اللہ تعالیٰ ماہ کی آخری شب تمام روزے داروں کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔ سوال

کیا گیا: 'کیا وہ آخری رات شب قدر ہے؟' آپؐ نے فرمایا: 'نہیں، بل کہ اس لیے کہ مزدور کو اس کی اجرت کام ختم کر لینے پر ملتی ہے۔

۶- جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

اذا دخل شهر رمضان فتحت أبواب الجنة وغلقت أبواب جهنم وسلسلت الشياطين (صحیح بخاری: ۱۸۹۹، صحیح مسلم: ۱۰۷۹)

جب رمضان کا مہینا آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو پا بجولاں کر دیا جاتا ہے۔

۷- ایمان و اخلاص کے ساتھ بہ نیت اجر و ثواب روزے رکھنے پر اللہ تعالیٰ سابقہ گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ آپؐ کا ارشاد ہے:

من صام رمضان ايماناً و احتساباً غفر له ماتقدم من ذنبه (صحیح بخاری: ۱۹۰۱، صحیح مسلم: ۷۵۱)

'جس نے رمضان کے روزے ایمان اور اجر و ثواب کی نیت سے رکھے تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے گئے۔'

۸- ایمان و اخلاص کے ساتھ بہ نیت اجر و ثواب عبادت و قیام لیل کرنے پر اللہ تعالیٰ سابقہ گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ آپؐ کا ارشاد ہے:

من قام رمضان ايماناً واحتساباً غفر له ما تقدم من ذنبه (صحیح بخاری: ۳۷، صحیح مسلم: ۷۴۱)

'جس نے رمضان میں ایمان اور اجر و ثواب کی نیت سے عبادت و قیام لیل کیا تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے گئے۔'

۹- اس ماہ میں دو راتیں ہیں جو ہزار مہینوں سے بہتر ہیں۔ وہ شب قدر یا لیلۃ القدر کے نام سے موسوم کی گئی ہیں۔ شب قدر کی فضیلت کی تفصیل میں ایک مکمل سورت نازل ہوئی ہے:

إِنَّآ أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ○ وَمَآ أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ○ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ○ تَنَزَّلُ الْمَلَآئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ○ سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ○ (القدر: ۱-۵)

'ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں نازل کیا ہے اور تم کیا جانو کہ شبِ قدر کیا ہے؟ شبِ قدر ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے۔ فرشتے اور روح اس میں اپنے رب کے اذن سے ہر حکم لے کر اترتے ہیں۔ وہ رات سراسر سلامتی ہے طلوعِ فجر تک۔'

چنانچہ اس رات کا حصول اور اس میں عملِ صالح کی توفیق کو پالینا بڑی سعادت کی بات ہے۔ آپؐ کا ارشاد ہے:

من قام ليلة القدر ايماناً و احتساباً غفرله ما تقدم من ذنبه (صحيح بخاري: ۱۹۰۱، صحيح مسلم: ۱۷۵)

'جس نے لیلۃ القدر میں ایمان اور اجر و ثواب کی نیت سے عبادت و قیامِ لیل کیا تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے گئے۔'

۱۰- رمضان میں صدقہ کرنا افضل ترین ہے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم أجود الناس، و كان اجود مايكون في رمضان حين يلقاه جبريل، و كان يلقاه في كل ليلة من رمضان فيدارسه القرآن، فلرسول الله صلى الله عليه وسلم اجود بالخير من الريح المرسلة (صحيح بخاري: ۲، صحيح مسلم: ۵۰)

'اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ فیاض تھے۔ اور آپ کی سخاوت اس وقت اپنے نقطۂ عروج پر ہوتی تھی جب آپ رمضان میں حضرت جبریل سے ملاقات فرماتے تھے۔ آپ کا رمضان میں معمول ہوتا تھا کہ آپؐ روزانہ جبریل کے ساتھ قرآن کا مذاکرہ فرماتے۔ ان ایام میں آپ کی جود و سخا بارش لانے والی ہواؤں کو مات دیتی تھی۔'

۱۱- اس ماہ میں ایک عمرہ کا ثواب حج کے برابر ہے، حدیث شریف میں آیا ہے:

عمرة في رمضان تعدل حج (صحيح بخاري: ۱۷۸۲)

'رمضان کا عمرہ، حج کے برابر ہے۔'

دوسری روایت میں اس حج کے مانند بتایا گیا ہے، جو خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں ادا کیا گیا۔ 'تعدل حجة معي' (سنن ابی داؤد: ۱۹۹۰)

کارہائے مطلوبہ

۱- تمام عبادات واعمال میں اخلاصِ نیت کا استحضار اور اس بات کی کوشش کہ روزے سے متعلق تمام فرائض اور سنتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل اتباع میں انجام دی جائیں۔

۲- رمضان کے روزے اور عبادتیں پورے ارکان، واجبات اور سنتوں کے ساتھ ادا کرنے کا اہتمام کرنا۔ ساتھ ہی روزے کو باطل یا اس کے اجر وثواب کو کم کردینے والے اعمال مثلاً کذب بیانی، جھوٹی گواہی، غیبت اور لایعنی تضیعِ اوقات وغیرہ سے مکمل پرہیز کرنا۔

۳- فقراء، مساکین اور ضرورت مند رشتے داروں پر خوب خوب خیرات وصدقات کرنا، اس میں دن رات، کھلے چھپے اور بتا کردینے کی قید نہیں۔ رب کریم کہتا ہے:

الَّذِيْنَ يُنفِقُوْنَ أَمْوَالَهُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرّاً وَعَلاَنِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُوْنَ (البقرہ: ۲۷۴)

'جولوگ اپنے مال شب وروز کھلے اور چھپے خرچ کرتے ہیں، ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان کے لیے کسی خوف اور رنج کا مقام نہیں۔'

۴- کثرت کے ساتھ قرآن کی تلاوت اور تدبر وتفکر کا اہتمام کرنا اسلاف کا معمول رہا ہے۔ وہ رمضان کی آمد پر درس وتدریس سے فارغ ہوکر قرآن مجید کی تلاوت وتدبر میں منہمک ہوجاتے تھے۔

۵- توبہ واستغفار اور مسنون اور دعا واذکار کا بکثرت اہتمام کرنا۔

۶- روزے داروں کو افطار کرانا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

من فطر صائماً كان له مثل اجره غيرانه لاينقص من أجر الصائم شيأ (مسند احمد: ۱۶۰۱۴، ۱۱، سنن ترمذی: ۸۰۴، سنن ابن ماجہ: ۱۷۴۶)

'جوکسی روزے دار کو افطار کرائے تو اس کے لیے روزے دار کے برابر اجر ہے، لیکن روزے دار کے اجر میں اس سے کوئی کمی نہ ہوگی۔'

۷- قرآن کی تلاوت وتدبر اور اذکار وتسبیحات کی خاطر زیادہ وقت مسجدوں میں گزارنا،

كان اذا صلّى الغداة جلس في مصلاه حتى تطلع الشمس

(صحیح مسلم: ۲۸۶)

'آپ کا معمول تھا کہ نماز فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک اپنی جگہ بیٹھے رہا کرتے۔'

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

من صلی الفجر فی جماعة ثم قعدیذکر الله حتی تطلع الشمس،
ثم صلی رکعتین کانت له کأجر حجة وعمرة تامة تامة

(سنن ترمذی: ۵۸۶ مع تحسین البانیؒ)

'جو فجر کی نماز باجماعت ادا کرے اور طلوع آفتاب تک اللہ کا ذکر کرتا رہے پھر دو رکعت (چاشت) پڑھے تو اس کے لیے مکمل حج وعمرہ جیسا ثواب ہے۔ آپ نے تین بار مکمل مکمل کہا۔

۸- دعاومناجات کا اہتمام کرنا۔ معلوم رہے کہ روزے دار کی دعا رد نہیں ہوتی۔ اس لیے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ اپنے لیے، اپنے والدین واہل خانہ کے لیے اور تمام امت مسلمہ کے لیے کثرت سے دعائیں کرے۔

۹- ممکن ہو تو ضرور عمرہ ادا کی سعادت حاصل کرتے۔ کیونکہ اس ماہ میں ایک عمرہ کا ثواب حج کے برابر ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے:

عمرة فی رمضان تعدل حجة (صحیح بخاری: ۱۷۸۲)

'رمضان کا عمرہ حج کے برابر ہے۔'

دوسری روایت میں اسے اُس حج کے مانند بتایا گیا ہے:

تعدل حجة معنی (سنن ابی داؤد: ۱۹۹۰)

'جو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں ادا کیا جائے۔'

۱۰- اعتکاف کا اہتمام کرنا۔ اعتکاف کا مطلب ہے اللہ کی عبادت واطاعت کے لیے فارغ ہو کر مسجد میں گوشہ نشیں ہو جانا۔ حضرت ابو ہریرہؓ بتاتے ہیں:

کان النبی صلی الله علیه وسلم یعتکف فی کل رمضان عشرة ایام، فلما
کان العام الذی قبض فیه اعتکف عشرین یوماً (صحیح بخاری: ۲۰۴۴)

'اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں دس دن اعتکاف فرماتے تھے، لیکن جس سال آپ کی وفات ہوئی آپؐ نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔'

دعوتِ فکر وعمل

اس ماہِ مبارک سے متعلق آج مسلمانوں میں چار طرح کے لوگ پائے جاتے ہیں:

(الف) پہلی قسم ان لوگوں کی ہے جن کو رمضان کے آنے، رکنے اور جانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا، بل کہ بسا اوقات ان کو اس کی آمد و رفت کا پتا بھی نہیں چلتا۔ سارے سال کی طرح رمضان میں بھی ان کا بے دینی و ترکِ عبادات کا رویہ رہتا ہے۔

(ب) دوسری قسم ان برساتی مینڈکوں کی ہوتی ہے جو رمضانی برکتوں کی پہلی بارش پر بہت بڑی تعداد میں رونما ہو جاتے ہیں اور بڑی شدومد کے ساتھ آوازیں بلند کرتے ہیں، لیکن جیسے جیسے ابرِ رحمت میں تیزی آتی جاتی ہے اور فیوض و برکات کا سیلاب بہ نکلتا ہے یہ خس و خاشاک کی طرح غائب ہو جاتے ہیں۔ یہاں مراد وہ لوگ ہیں جو رمضان کی آمد پر نمازوں میں حاضری، تلاوتِ قرآن اور نیکیوں کا بڑا اہتمام کرتے ہیں، لیکن ہفتہ دس دن گزرے نہیں کہ سب چیزوں کو خیر باد کہہ کر اپنی سابقہ روش پر لوٹ گئے۔ یہ بڑی بدبختی، محرومی اور توفیقِ خداوندی سے دوری کی بات ہے۔

(ج) تیسری قسم میں وہ لوگ آتے ہیں جو رمضان مبارک کے پورے عرصے میں مساجد کو آباد کرتے ہیں، ذکر و تلاوت اور اعمالِ صالحہ کا اہتمام بھی کرتے ہیں، لیکن ماہِ رمضان کے گزرتے ہی وہ سبک دوش ہو جاتے ہیں۔ ان میں بہت سے افراد کے مسلک کی رو سے عید کا دن ان تمام محرمات کے ارتکاب کا دن ہے، جن سے ماہِ مبارک نے ان کو دور کر دیا تھا۔ یہ قسم بھی بڑی حد تک پچھلی قسم سے مشابہ ہے۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعاؤں میں ہدایت کے بعد گمراہی سے پناہ مانگی ہے اور قرآن نے بھی یہی تعلیم دی ہے:

> رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ
> أَنتَ الْوَهَّابُ (آل عمران:۸)
>
> 'وہ اللہ سے دعا کرتے رہتے ہیں کہ: پروردگار! جب تو ہمیں سیدھے راستے پر لگا چکا ہے، تو پھر کہیں ہمارے دلوں کو کجی میں مبتلا نہ کر دیجیو۔ ہمیں اپنے خزانہ فیض سے رحمت عطا کر کہ تو ہی فیاضِ حقیقی ہے۔'

ایمان والوں سے یہی مطلوب ہے کہ وہ زندگی کے آخری سانس تک اپنے رب کی عبادات و فرماں برداری کا شیوہ اپنائے رہیں۔

(د) چوتھی قسم ان خوش نصیبوں کی ہے جو کیا رمضان اور کیا غیر رمضان، ہمیشہ اور ہر آن اپنے ربِ کریم کی طاعت وعبادت میں مصروف رہتے ہیں۔ لیکن اس ماہ میں ان کی قوت کار بھی کئی کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ اس وقت نیکیوں کے حصول میں ان کا جذبہ، تلاوت و تسبیح میں ان کا استغراق اور بابرکت مہینے کی ہر گھڑی سے ان کا پورا استفادہ قابلِ رشک تقلید ہے۔ نماز، زکات، صدقات، حسنِ سلوک، صلہ رحمی، تقسیمِ طعام الغرض خیر کے ہر دروازے پر یہ لوگ دستک دیتے ہیں اور رمضان کے گزرنے کے بعد بھی ان کی اس کیفیت میں کوئی اصولی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ ان قدسی صفت انسانوں کو یہ بات مستحضر رہتی ہے کہ دنیا امتحان گاہ ہے اور اس سے فراغت کا مرحلہ مابعد الموت ہے:

وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ (الحجر: ۹۹)

'اور اس آخری گھڑی تک اپنے رب کی بندگی کرتے رہو جس کا آنا یقینی ہے۔'

آج ہمارے مشاہدے میں کتنے افراد ایسے ہیں جو باوجود شدید تمناؤں کے امراض اور دوسری موانع کی وجہ سے روزے نہیں رکھ پاتے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس مبارک ماہ کی ہر ساعت کے صحیح ودرست استعمال کی توفیق عطا فرمائے۔

★★

توجہ طلب

ماہ نامہ 'زندگی نو' میں شائع ہونے والے مضامین اور مراسلوں میں حسبِ ضرورت تلخیص (Summarising) اور الفاظ وتراکیب کی تصحیح (Editing) کرنی پڑتی ہے۔ اہلِ قلم اور مراسلہ نگار بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں مودبانہ گزارش ہے کہ وہ اِسے گوارا فرمائیں۔ بہ صورتِ دیگر ہماری معذرت قبول فرمائیں۔

(ادارہ)